REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۹ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۴۵

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع حسب ذیل ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد کل قادیان سے ربوہ تشریف لائے۔ آپ چند روز یہاں قیام فرمائیں گے۔

# عراقی فوجیں اسرائیل کے خلاف اردن کی امداد کیلئے ہر دم تیار رہیں گی

## عراق اور اردن کے باہمی مذاکرات کامیابی سے اختتام پذیر ہو گئے

عمان ۱۸ اکتوبر۔ اردن کو فوجی امداد بہم پہنچانے کے سلسلہ میں عراق اور اردن کے درمیان جو مذاکرات ہو رہے تھے ایک اطلاع کے مطابق وہ کامیابی سے اختتام پذیر ہو گئے ہیں ان مذاکرات میں اردن کے وفد کی قیادت شاہ حسین نے اور عراقی وفد کی قیادت امیر عبدالالٰہ نے کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق اس بات پر رضامند ہو گیا ہے کہ اسرائیل کی طرف سے اردن پر نیا حملہ ہونے کی صورت میں عراقی فوجیں اردن میں داخل ہو جائیں گی اور اس غرض کے پیش نظر انہیں ہر دم تیار رکھا جائے گا۔

# اسرائیل کو بھی نہر سویز کے استعمال کا حق ملنا چاہیئے

ماسکو ۱۷ اکتوبر۔ روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر کوبان نے کہا ہے کہ اسرائیل سمیت تمام ممالک کو نہر سویز استعمال کرنے اور اس کی سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کے برابر حقوق حاصل ہونے چاہئیں — روسی نائب وزیر اعظم نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مسئلہ سویز کی صورت حال اب بہتر ہے۔ اور یوں لگتا ہے۔ جیسے یہ مسئلہ اب فوجی طاقت کے استعمال کی بجائے گفت و شنید کے ذریعہ حل کر لیا جائے گا۔

اسرائیل کے نہر سویز کو استعمال کرنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ سب ممالک کو نہر استعمال کرنے کے مساوی حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔

اسرائیلی سفیر سے جب مسٹر کوبان کے اس خیال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ پہلی مرتبہ روس نے سویز میں سے ہمارے جہازوں کے گذرنے کے حق کا ذکر کیا ہے۔

# اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام کے لئے اعلان

بیرونی مجالس سے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی آمد پر دفتر اندرون میں اپنے نام درج کروائیں۔ ۱۸ اکتوبر تک دفتر اندرون۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں کام کرے گا۔ اور ۱۸ اکتوبر کی شام کو مقام اجتماع پر منتقل ہو جائے گا۔

مقامی مجالس کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اجتماع میں شامل ہونے والے تمام خدام کی خیمہ وار فہرست ۱۸ اکتوبر تک دفتر اندرون میں بھجوا دیں۔

منتظم دفتر اندرون سالانہ اجتماع



# روزنامہ کوہستان لاہور میں مبینہ جعلی خط چھاپنے پر

## صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں الامان پریس لاہور کی طرف سے غیر مشروط معذرت

روزنامہ "کوہستان" لاہور نے اپنی ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج و پریذیڈنٹ صدر انجمن احمدیہ پاکستان (ربوہ) کی طرف منسوب کر کے ایک خط شائع کیا تھا۔ اس پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے اس خط کو سراسر جعلی قرار دیتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب کی طرف سے روزنامہ کوہستان لاہور کے پرنٹر و پبلشر اور الامان پریس لاہور کو نوٹس دیا تھا کہ وہ اس مبینہ جعلی خط کی اشاعت پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے ایک ہفتہ کے اندر اندر غیر مشروط معافی مانگیں۔ چنانچہ الامان پریس لاہور نے جس میں کوہستان چھپتا تھا شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے نام ایک خط میں مبینہ جعلی خط طبع کرنے پر غیر مشروط معذرت کی ہے۔ خط کی نقل درج ذیل ہے۔

108/APP

لاہور مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء

بنام شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان
۱۳ ٹمپل روڈ۔ لاہور

جناب عالی!

آپ نے اپنے رجسٹرڈ مکتوب مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۶ء میں روزنامہ "کوہستان" لاہور کے ۷ ستمبر کے پرچہ (جلد ۱ نمبر ۱۶۶) کا ذکر کیا ہے جس میں ایک خط شائع ہوا تھا۔ آپ نے اس خط کو اپنے موکل مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا حامل قرار دیا ہے کہ جو مبینہ طور پر غیر ذمہ دارانہ اور بدنیتی پر مبنی ہوتے ہوئے ان کی شہرت اور عزت کو نقصان پہنچانے والا ہے۔

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اگرچہ ہم مذکورہ بالا اخبار اپنے پریس میں کچھ عرصہ چھاپتے رہے ہیں۔ تاہم ہم نے ۱۵ ستمبر ۱۹۵۶ء سے اس اخبار کو محض اس وجہ سے چھاپنا ترک کر دیا ہے کہ یہ اخبار احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز، طنز و تمسخر اور بہتان آمیز باتیں شائع کرتا تھا۔

لہٰذا التماس ہے کہ آپ اس بارے میں ہمیں درمیان میں لائے بغیر کوہستان والوں کو براہ راست مخاطب کریں۔ اس کے پرنٹرز ہونے کی حیثیت سے جہاں تک ہمارا تعلق تھا۔ ہم شہرت کو نقصان پہنچانے والے مبینہ خط کی طباعت کے لئے غیر مشروط طور پر معذرت خواہ ہیں۔

آپ کا مخلص

برائے الامان پریس لاہور
دستخط (محمد اظہر الدین) مالک

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

# اسلام کی حقیقت

خلافت راشدہ کے بعد جب بادشاہی قائم ہو گئی۔ تو اسلام کی تعلیم و تربیت اور تبلیغ و اشاعت کا کام علماء نے سنبھال لیا۔ شروع شروع میں تو ان میں کوئی تفریق نہ تھی۔ مگر آہستہ آہستہ علماء بھی دو بڑے گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک علمائے ظاہر اور دوسرا علمائے باطن جن کو صوفیا کہتے ہیں۔ اگرچہ ان دونوں گروہوں کے درمیان کوئی غیر مبہم متعین خط نہیں کھینچا جا سکتا۔ تاآنکہ دونوں نے مبالغہ کی صورت نہ اختیار کر لی۔ اس کے باوجود علمائے حق کا ایک معتدل ایسا گروہ ہمیشہ موجود رہا ہے۔ جو صحیح اسلام کا نمائندہ رہا ہے۔ یہ گروہ ہمیں اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ مجددین کے گرد نظر آتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون۔ اور صالحین مجددین اپنے اپنے زمانے کے حسب الحال اللہ تعالےٰ کی رہنمائی سے اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" سے ایک کسی قدر طویل اقتباس پیش کرتے ہیں۔ جس میں آپ نے اجمالاً اسلام کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اسلام کو سمجھنے میں قارئین کرام کو اس سے بڑی مدد مل سکتی ہے۔ اور ہم اس کو اس لئے بھی یہاں نقل کر رہے ہیں۔ تاکہ احباب کو معلوم ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا مطالعہ ایمان کی تقویت کے لئے کتنا ضروری ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں۔ کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے۔ اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں۔ اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔

اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں۔ جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجھہٗ للہ وھو محسن فلہٗ اجرہٗ عند ربہٖ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالےٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے۔ اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اسکی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

"اعتقادی" طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے۔ جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اسکی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اسکی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں۔ بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے۔ کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبتِ ذاتی پر مبنی ہو۔ اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہوں۔ وہی ہے۔ جو عند اللہ مستحق اجر ہے۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے۔ اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے۔ کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لا کر اس سے موافقت تامہ ہو گئی۔ اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو گیا۔ اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی۔ اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے۔ تو یہی وہ کیفیت ہے۔ جس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہیئے۔ اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہوگا۔ وہ درحقیقت اسی کیفیتِ راسخہ کے اظلال و آثار ہیں۔ جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے......

اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقتِ اسلام ہے۔ دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالےٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے۔ اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے۔ اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضاء و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں۔ اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا جاوے۔ اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں۔ بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے۔ کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور باربرداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

اس تقریر سے معلوم ہوا۔ کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہلِ اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے۔ اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائیگا۔ کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے۔ اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے۔ اور وہ ایسی پاک زندگی ہو۔ جو اس میں بجز طاعتِ خالق اور ہمدردیٔ مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷ تا ۶۱)

اس اقتباس سے اسلام کی حقیقت مجملاً واضح ہو جاتی ہے۔ یعنی اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ تعالیٰ کو سپردگی کا نام اسلام ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام کا تعلق نہ تو صرف ظاہر اعمال سے ہے۔ اور نہ صرف باطنی حالات سے۔ بلکہ اس کا تعلق انسان کی ظاہر و باطن پوری زندگی سے ہے۔ اس لئے جو لوگ صرف ظاہر پر زور دیتے ہیں۔ اور جو لوگ صرف باطن پر زور دیتے ہیں۔ دونوں حقیقت اسلام سے دور نکل جاتے ہیں۔ اور دونوں اپنی اپنی سمت میں مبالغہ کرنے کی وجہ سے جتنا جتنا حقیقی اسلام سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ اتنا اتنا ہی وہ عوام کی گمراہی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اور حقیقی اسلامی سوسائٹی کے قیام میں مدد کی بجائے اس کی پراگندگی اور انتشار کا موجب ٹھہرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان عوام حقیقی دین سے بالکل بیگانہ ہو چکے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اشاعت اسلام کا کام رک گیا ہوا ہے۔ نہ تو ظاہر پرستوں کے قال میں اثر ہے۔ اور نہ باطن پرستوں کے حال میں تاثیر باقی ہے۔ اس کے برخلاف ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جن بزرگوں نے گذشتہ صدیوں میں اشاعت اسلام کا حقیقی کام کیا ہے، وہی لوگ تھے۔ جو ظاہر و باطن میں اسلامی اعتدال کے پابند تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسے لوگ ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ ایسے لوگ وہی تھے۔ جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ مجددین کے گرد جمع ہو جاتے رہے ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدید و احیائے دین کے کارناموں سے ہی گذشتہ صدی میں بہت سے لوگوں نے اسلام کے چشمۂ صافی سے سیرابی حاصل کی ہے۔ افسوس ہے۔ کہ آپ نے جو دینی روح بیدار کی تھی۔ اس کی طرف ظاہر پرستوں نے اتنی توجہ نہیں کی۔ جتنی آپ کے کارنامہ جہاد بالسیف کی طرف کی گئی ہے۔ اور تعجب ہے۔ کہ آپ کے سوانح لکھنے والوں نے بھی زیادہ تر آپ کی زندگی کے صرف اسی پہلو پر زور دینے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ آپ کا حقیقی کارنامہ ایسے علمائے حق کی جماعت پیدا کرنا تھا۔ جنہوں نے آپ کی شہادت کے بعد مستقل طور پر دینی کام جاری رکھا۔ چنانچہ حضرت محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ نے مدرسہ دیوبند جاری کیا۔ اور علم دین سے ایک دنیا کو سیراب کیا۔ اگرچہ بعد میں سیاست ایک دوسرے رنگ میں پھر اس کام میں حائل ہو گئی ہے۔

آپ کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے "اسلام کی حقیقت" کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ایک مستقل ایسی جماعت بھی کھڑی کی ہے۔ جو قولاً اور فعلاً آپ کے بتلائے ہوئے طریقوں سے "اسلام کی حقیقت" کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ اور جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں دنیا کے کناروں تک تبلیغ کو پہنچا رہی ہے۔ اور گوشہ گوشہ میں اسلام کے چراغ روشن کر رہی ہے۔

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صداقت کی ایک روشن دلیل

## نظامِ خلافت کے استحکام کیلئے حضور ایدہ اللہ کو فطری جوش اور عقدِ ہمت عطا کیا گیا ہے

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

ذیل میں محترم شمس صاحب کی وہ تقریر درج کی جاتی ہے۔ جس کا ریکارڈ مورخہ ۶ اکتوبر کو محلہ دار الصدر شرقی ربوہ کے جلسہ برکات خلافت میں سنایا گیا۔ یاد رہے کہ محترم شمس صاحب سلسلہ کے بعض ضروری کاموں کے لئے اس دن لاہور گئے ہوئے تھے (ادارہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کی برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ خلافت کی عظمت و اہمیت اور اس کا حقیقی مقام و مرتبہ آپ کے ذریعہ منکشف ہوا۔ میں یہ بات رسمی طور پر نہیں کہہ رہا۔ بلکہ ایک حقیقت کا اظہار کر رہا ہوں۔ جس طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر اسلام نہ آیا ہوتا۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور خادم اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث نہ ہوئے ہوتے تو رسالت نبوت اور الہام و وحی کی حقیقت اس زمانہ میں پوشیدہ رہتی۔ کیا نبوت کی اصل حقیقت زرتشتی مذہب یا ہندومت سے معلوم ہو سکتی تھی؟ کیا دین عیسوی یا دین موسوی یا کوئی اور مذہب ایسا ہے جو نبوت و رسالت کے موضوع پر ایسی روشنی ڈالتا ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید سے بیان کی ہے؟ ہرگز نہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام نہ آیا ہوتا۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام ظہور پذیر نہ ہوتے تو نبوت کا اصل مقام اور اس کا حقیقی مرتبہ اور اس کی اصل حقیقت موجودہ دنیا پر ظاہر نہ ہوتی۔ ٹھیک اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ اگر قرآن مجید نہ آیا ہوتا۔ اور حضرت مصلح موعود خلیفہ نہ ہوتے۔ تو خلافت کا حقیقی مقام اور اس کا بلند و عالی مرتبہ اور اس کے برکات و فضائل کا بھی دورِ حاضرہ کے لوگوں کو علم نہ ہوتا۔ آپ نے قرآن مجید سے نبوت کے بعد خلافت کی ضرورت سورۂ نور کی آیت اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض سے ثابت کی۔ آپ نے فرمایا اس آیت میں نورِ الٰہی کی مثال جو "مصباح" سے دی گئی ہے۔ اس سے مراد نورِ نبوت ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ "مصباح" زجاجہ میں ہے۔ زجاجہ یعنی ایک نہایت صاف شفاف اور روشنی کی طرح چمکتے ہوئے ستارہ کی مانند شیشہ) سے مراد خلافت ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس کی مثال ٹارچ کے ریفلیکٹر سے دی ہے۔ یعنے وہ شیشہ جو بلب کی روشنی کو دور دور تک پہنچاتا ہے اسیطرح خلافت کے ذریعہ نورِ نبوت دور دراز مقامات تک پہنچتا ہے۔ نبی تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "تخم راستبازی کو پھیلانا

خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کے قیام و استحکام کے لئے جو جوش اور عزم اور استقامت ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کو عطا کی گئی ہے۔ وہ کسی اور کو اللہ تعالےٰ نے نہیں دی اور یہ بھی آپ کے خلیفۂ برحق ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

---

# لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں

## سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر

۲۱ اکتوبر بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تقریر فرمائیںگے۔ ہر بہن شامل ہونے کی کوشش کرے۔ لیکن چھوٹے بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔ تاکہ شور نہ ہو۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

---

چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔" بلکہ ان کی وفات کے بعد خلافت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نبی کے مقاصد کی تکمیل کرتا ہے۔ اور نورِ نبوت زمین کے کناروں تک پہنچاتا ہے۔ گویا اس آیت میں نبوت کے بعد خلافت کے سلسلہ کو ضروری اور لازم قرار دیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ما کانت النبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ (خصائص کبریٰ للسیوطی) کہ کوئی نبوت نہیں ہوئی مگر اس کے بعد خلافت ہوئی، اس آیت سے مستنبط معلوم ہوتا ہے۔

"مسیح موعود" ہونے کی ایک دلیل یہ بیان فرمائی ہے۔

"ایک بھائی نے مجھ سے پوچھا کہ وفات مسیح پر اس قدر زور کیوں دیا جاتا ہے۔ ثابت ہو گیا کہ وہ مر گیا۔ اب اس کی کیا ضرورت ہے کہ بار بار اس کا تذکرہ کیا جاوے میں نے اس کو کہا کہ یہی وہ ستر ہے۔ جس سے یہ مسیح موعود بنایا گیا۔ اور جو کسر صلیب کا کام لیتا ہے۔ تم اور میں اور اور اس کے قابل نہیں ہوئے۔ یہ ثبوت ہے اس کے خدا کی طرف سے ہونے اور کامیاب ہونے کا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اور ایمان سے کہتا ہوں کہ میری آنکھ نے وہ دیکھا جو بہت تھوڑوں نے ابھی دیکھا ہوگا۔ میں دیکھ چکا ہوں کہ کسر صلیب ہو چکی ہے۔ میں نے تو اسی روز اس کا مشاہدہ کر لیا تھا۔ جب اس نے امرتسر کے مباحثہ میں وہ اصل (یعنے دعوےٰ اور دلیل الہامی کتاب سے پیش کئے جاویں۔ شمس) پیش کی جس کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ اس سے بھی بہت عرصہ پہلے مجھے اس کی خوشبو آ رہی تھی۔ اندر باہر جہاں کہیں ہو کوئی بھی مضمون ہو جس پر یہ بول رہا ہو۔ میں دعوےٰ سے کہتا ہوں خواہ وہ وفات مسیح سے کتنا ہی غیر متعلق ہو مگر وفات مسیح کا ذکر ضرور کرے گا۔ یہ عزم یہ استقلال اور عقد ہمت مامور کے سوا کسی دوسرے کو نہیں ملتی ہے اور یاد رکھو نہیں ملتی ہے۔ تم مامور من اللہ کو اس کے عقد ہمت اور توجہ تام سے بھی شناخت کر سکتے ہو۔ بے شک خدا تعالےٰ مضطر کی دعا سنتا ہے۔ جب انسان مضطر ہو تو کیوں نہ سنے۔ میں اپنی بیماری یا دوسرے بیمار دل کو دیکھتا ہوں تو میں مضطر ہوتا ہوں۔ اور میرا مولےٰ میری دعا سنتا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وہ صورت جاتی رہتی ہے تو پھر وہ حالت پیدا نہیں ہوتی۔ اس وقت میں اپنے نفس کو کہتا ہوں۔ کہ تو مرزا کی نہیں ہو سکتا۔ اس وقت مرزا کی دھن ہو سکتا ہے۔ جو ہر حالت میں مسیح کی وفات کو لے آتا ہے۔" (تفسیر سورۂ جمعہ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء)

آج بھی بعض لوگ منافقین کے موجودہ فتنہ کے متعلق یوں کہتے ہیں۔ کہ چھوٹی سی بات تھی اسے اتنی اہمیت دینے اور اس کے متعلق اتنا لکھنے اور کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور بار بار خلافت کو موضوع بحث کیوں بنایا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ خلافت کے قیام اور اس کی بقا کے لئے جو جوش اور جو عزم و استقلال اور عقد ہمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو دیا گیا ہے۔ وہ کسی اور کو نہیں دیا گیا۔ اسی لئے جس قدر خطبات اور تقریریں اور

تحریروں کے ذریعہ حضور نے مسئلہ خلافت کے متعلق بیان کیا ہے۔ اور خلافت کو مٹانے کے لئے جو فتنے اٹھا کرتے ہیں۔ ان کے متعلق جس رنگ میں آپ نے جماعت کو بار بار متنبہ کیا ہے۔ اس کی نظیر کسی زمانہ میں نہیں پائی گئی۔ آپ کی تقاریر منصب خلافت۔ برکات خلافت۔ اور اسلام میں اختلافات کا آغاز وغیرہ میرے اس دعویٰ کی شاہد ناطق ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں کسی اور کو نہیں بلکہ آپ کو خلافت کی خلعت سے نوازا۔ "تا خلافت کی ضرورت جس پر جماعت اور اسلام کی ترقی موقوف ہے۔ قلوب میں مضبوط چٹان کی طرح راسخ ہو جائے۔" تا کوئی منافق اسے متزلزل نہ کر سکے۔ اور نہ دشمنانِ خلافت اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہو سکیں۔ پس میرے نزدیک آپ کا استحکام خلافت کے لئے یہ فطری جوش اور عقد ہمت بھی آپ کے خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہونے کی ایک دلیل ہے۔ جلال الدین شمس۔

# وفاتِ مسیح کا کھلا کھلا اعتراف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دعویٰ کی تصدیق

## مصر کے ایک مشہور عالم کی طرف سے اظہارِ حقیقت

(از مکرم ملک مبارک احمد صاحب فاضل رکن شعبہ تصنیف و ترجمہ وکالت تبشیر ربوہ)

ہمارے سامنے اس وقت کتاب "النفحة الاولیٰ من التأویل" کا پہلا ایڈیشن ہے۔ جو ۱۹۵۱ء میں قاہرہ سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مصر کے مشہور عالم عبدالکریم شریف کی تالیف ہے۔ اور جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ اس میں قرآن کریم کی بعض پیچیدہ آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ فاضل مصنف نے کائنات عالم اور انسانی پیدائش وارتقاء کے بارے میں قرآنی نظریات کا جدید نظریات سے مقابلہ کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا ہے۔ کہ علوم حاضرہ باوجود روز افزوں ترقی کے قرآنی نظریات سے ابھی بہت پیچھے ہیں۔ مصنف موصوف نے کتاب کے آخر میں قرآن کریم کے قصص و معجزات کے بارے میں ایک علیحدہ باب باندھا ہے جس میں دیگر امور کے علاوہ ذوالقرنین کی شخصیت کو متعین کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"یقولون فلان بطل القرن العشرین ویقولون فلان ھو البطل فی القرن العشرین۔ أما نحن المسلمین فلنا بطل القرنین: القرن الذی نحن فیہ والقرن الآتی! ذٰلکم ھو ذوالقرنین۔!! نعم انہ الزعیم الذی ینتظرہ العالم الاسلامی بفارغ الصبر۔ إنہ الرجل الذی ننتظرہ ھنا فی مصر وننتظرہ فی الشام وننتظرہ فی العراق وننتظرہ فی ایران وننتظرہ فی افریقیا السودانیة وفی افریقیا الشمالیة وفی اندونیشیا وفی الباکستان وفی جمیع ارجاء الاقطار المسلمة۔"

ترجمہ:۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ فلاں شخص بیسویں صدی کا ہیرو ہے۔ اور بعض کہتے ہیں فلاں۔ لیکن ہم مسلمانوں کا ہیرو ایک صدی کا ہیرو نہیں بلکہ موجودہ صدی اور آئندہ صدی دونوں کا ہیرو ہے۔ اور یہی وہ موعود ذوالقرنین ہے۔ ہاں ہاں یہ وہی عظیم لیڈر ہے۔ جس کے ظہور کے لئے تمام عالم اسلامی بڑی بیتابی سے انتظار کر رہا ہے۔ یقیناً وہ وہی شخص ہے۔ جس کا مصر۔ شام۔ عراق۔ ایران۔ سوڈان۔ شمالی افریقہ۔ انڈونیشیا۔ پاکستان اور دیگر اسلامی ملکوں میں ظاہر ہونے کا انتظار ہم اب تک کر رہے ہیں۔"

فاضل مصنف کو شاید یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ موعود ذوالقرنین جس کے ظہور کے لئے وہ خود اور دیگر مسلمان بہت بیتابی سے انتظار کر رہے ہیں۔ وہ ستر سال قبل ہندوستان کے مسلمانوں میں سے پیدا ہو چکا ہے۔ اور اب اس عظیم شخصیت کا عظیم موعود فرزند اکناف عالم میں اسلام کا پیغام تمام دنیا میں پہنچا رہا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس زمانہ کے ذوالقرنین نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر خود ذوالقرنین ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اسی باب میں دوسری جگہ پر مصنف موصوف وفات مسیح کا کھلا کھلا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

والمسیح علیہ السلام طبعاً وکما یذکر القرآن قد توفاہ اللّٰہ ورفعہ الیہ وطھّرہ مثلما یتوفانا ویرفعنا الیہ ویطھرنا .... وھل فی ذٰلکم من شک!؟ لکن تعال واقرأ الآیة الکریمة التالیة وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللّٰہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبّہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ۔ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقیناً۔ بل رفعہ اللّٰہ الیہ وکان اللّٰہ عزیزاً حکیماً

وان من اھل الکتاب الا لیؤمننّ بہ قبل موتہ ویوم القیامة یکون علیھم شھیدا۔"

ترجمہ:۔ اور مسیح (علیہ السلام) کو قدرتی لحاظ سے اور جیسے خود قرآن کریم نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے بالکل اسی طرح وفات دی۔ جیسے وہ ہمیں دیتا ہے۔ اور ان کی رفع اور تطہیر بالکل اسی طرح کی۔ جیسے وہ ہماری رفع و تطہیر کرتا ہے۔ کیا اس بارے میں کسی قسم کا شک ہو سکتا ہے؟! آؤ اور مندرجہ ذیل آیت پر غور کرو "وقولہم انا۔۔۔ الخ" مندرجہ بالا آیت لکھنے کے بعد مصنف موصوف لکھتا ہے:۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری اور انبیاء کی ہڈیوں اور گوشت پوست کی ترکیب بالکل ایک جیسی ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ان کی وفات کے بارے میں کوئی شک کیا جا سکے۔"

اس استدلال کی روشنی میں ہمارے نام نہاد علماء کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس آیت کو وہ حیات مسیح کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ اسی کو ایک عرب عالم نے وفات مسیح کا ثبوت قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں مصنف نے اسی باب میں قیامت۔ جنات۔ مسیح کے احیائے موتیٰ اور مسیح کے پرندے پیدا کرنے کے بارے میں اپنا نقطۂ نظر بیان کیا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے بہت حد تک مشابہ ہے۔

بہرحال اس کتاب کو بحیثیت مجموعی فن تفسیر کو جدید لائنوں پر چلانے کی طرف ایک دلیرانہ قدم قرار دیا جا سکتا ہے۔

## لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام نصرت جنرل زنانہ سٹور کا افتتاح

### ۱۹؍اکتوبر بروز جمعہ صبح نو بجے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک جنرل سٹور کھولا جا رہا ہے۔ جو لجنہ اماء اللہ کی عمارت میں ہی ہوگا۔ اور جس کا نام نصرت جنرل زنانہ سٹور ہوگا۔ تا کہ بہنیں پردہ کے ساتھ آرام سے حسب منشاء خرید و فروخت کر سکیں اس کا افتتاح ۱۹؍اکتوبر بروز جمعہ صبح نو بجے ہوگا۔ افتتاح کے بعد سٹور بند کر دیا جائیگا۔ اور پھر جمعہ کی نماز کے بعد کھلے گا۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کا وقت

آئندہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتوں کا وقت ۸½ بجے صبح کر دیا گیا ہے۔ اس وقت ملاقاتوں کا رجسٹر مکمل کر کے بحضور پیش کر دیا جایا کریگا۔ لہٰذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے خواہشمند احباب اس وقت سے پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام لکھا دیا کریں۔ احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

## ولادت

• قاضی محمد لطیف صاحب لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸؍ستمبر کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود قاضی محمد صدیق صاحب سابق کاتب الفضل کا پوتا ہے۔ احباب بچے کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(سردار محمد ربوہ)

# دماغی اور روحانی طاقتیں بڑھاپے میں زیادہ اجاگر ہوجاتی ہیں!

از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب لائلپور

یہ ہمارے ملک اور قوم کی بدقسمتی ہے اور پست ہمتی اور ناقدر شناسی کی علامت ہے کہ ۶۰ سال سے زائد عمر پا جانے والوں کو ستر بہتر سمجھ کر کام سے فارغ کر دیا جاتا ہے حالانکہ جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دنیا میں مشاہیر زمانہ نے جو اہم شاندار اور تاریخی اہمیت والے کام کئے ہیں۔ ان میں سے اکثر نے ۶۰ سال کی عمر کے بعد ہی یہ کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔

ملاحظہ ہو ریڈرز ڈائجسٹ کا شمارہ اگست ۵۶ء جس میں لکھا ہے۔ (ترجمہ)

"زندگی کی ابتداء ۶۰ سال پر ہوتی ہے اگر آپ دن بدن بوڑھے ہو رہے ہیں اور ابھی تک اپنے لئے نام پیدا نہیں کیا تو فکر نہ کریں۔ ریسرچ کرنیوالوں کی جدید ترین تحقیق میں آپ کے لئے تسلی اور امید کا پیغام ہے۔ جنہوں نے ۴۰۰ ایسے مشاہیر زمانہ کی زندگیوں کا مطالعہ کیا ہے جن میں مشہور ترین سیاستدان جرنیل۔ شاعر اور مصنف وغیرہ شامل تھے۔ ان لوگوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ۳۵ فی صدی نے زندگی کے اہم ترین کام اس وقت کئے جب کہ وہ ۶۰ اور ۷۰ سال کے درمیان تھے۔ اور ۲۳ فی صدی نے ۷۰ اور ۸۰ برس کی عمر کے درمیان اور صرف ۸ فی صد نے ۸۰ سال سے اوپر کی عمر میں سرانجام دئے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کے عظیم ترین کام کا ۶۰ فی صد حصہ ان لوگوں نے کیا ہے۔ جو ساٹھ سے اوپر تھے۔" (ص ۳۴)

یہ تحقیق مادی علوم کے علاوہ روحانی کاموں کے متعلق بھی صداقت پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے بھی اہم ترین کام عمر کے آخری ۱۵-۲۰ سال میں ہی انجام پاتے رہے ہیں۔ یعنی ۶۰ اور ۷۵ برس کے درمیان۔ اور نبی تو دعوےٰ ہی ۴۰ سال کے بعد کرتا ہے۔ جو کہ انسان کی دماغی بلوغت کی عمر ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ انبیاء پر آخری عمر میں (۶۰-۷۰ کے درمیان) بہت کثرت کے ساتھ اور زیادہ شاندار الفاظ میں الہام الٰہی نازل ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی مثال موجود ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ خلیفہ ہی قریباً ۷۷ سال کی عمر میں ہوئے تھے۔ ان کے بعد اب اس کی زندہ مثال ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ حضور نے بھی سب سے زیادہ اہم شاندار اور تاریخی اہمیت والے کام جو کئے ہیں۔ یعنی تفسیر قرآن اور ترجمہ قرآن وغیرہ وہ بھی ۵۵ اور ۷۵ سال کے درمیان ہی فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے امام کو لمبی صحت اور قوت عملیہ والی عمر دے۔ آمین۔ اللھم زد فزد

مگر برا ہو خودغرضی، نفس پرستی اور حرص و آز اور بغض اور حسد کا کہ بعض منافق یہ سوال اٹھا رہے ہیں۔ کہ خلیفہ وقت اب بوڑھے اور دائم المریض ہیں۔ اسلئے (نعوذ باللہ) ان کو دست بردار یا معزول کر دینا چاہیئے۔ اور کسی نوجوان کو موقع ملنا چاہیئے۔ اس لغو اور خلاف سنت انبیاء سوال کا حقیقی جواب: وہی ہے جو الفضل میں بارہا چھپ چکا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے نہ کوئی انسان کہ وہ خود دستبردار ہو جائے یا اسکو کوئی معزول کر سکے۔ یہ انعام بندہ نہ دے سکتا ہے۔ نہ چھین سکتا ہے۔ مگر اس وقت میں اس حقیقت کو پیش کر رہا ہوں کہ بڑھاپے کا سوال اٹھانا نہ صرف خلاف سنت خلفائے راشدین میں سے ہے بلکہ خلاف عقل اور خلاف مشاہدہ بھی ہے روحانی ترقی اور دماغی کام میں بڑھاپا روک نہیں بنتا۔ جسم جوں جوں کمزور ہوتا ہے۔ دماغی اور روحانی طاقتیں زیادہ اجاگر ہوتی جاتی ہیں اور انسان زیادہ مفید کام کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ بڑھاپے کی اولاد اگر جسمانی لحاظ سے نسبتاً کمزور بھی ہو۔ تو وہ دماغی اور روحانی طاقتوں کے مدنظر کے لحاظ سے بالعموم اپنے دوسرے بھائیوں سے افضل ہوتی ہے۔ گویا قدرت اسطرح چھوٹے بچوں کی جسمانی کمی کی دماغی اور روحانی برتری سے تلافی کرتی ہے۔

پس بڑھاپے کی وجہ سے خلیفہ وقت کے عزل کا سوال اٹھانے والوں کے لئے اس میں درس عبرت اور توبہ کا سامان ہے۔ بشرطیکہ نیت صالح ہو۔

فافہم و تدبر

# خواب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صداقت کا انکشاف

از رشید الدین صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

ذیل میں ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح خداتعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت سعید الفطرت روحوں پر ظاہر کرتا رہا ہے

محترم چوہدری گگو خاں صاحب مرحوم آدہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے ضلع سرگودہا کی آبادکاری کے وقت انہوں نے چک ۳۷ جنوبی میں رہائش اختیار کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عہد میں احمدیت قبول کی۔ احمدیت سے اخلاص اور اس کے لئے جوش کی وجہ سے مشہور تھے۔

چوہدری گگو خاں صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی وفات کے بعد جب جماعت میں خلافت کے بارہ میں اختلاف رونما ہوا۔ تو یہ ایام ہمارے لئے بہت صبر آزما تھے۔ ایک طرف جماعت کے سرکردہ اور بااثر لوگ کہہ رہے تھے کہ جماعت کو خلافت کی سرے سے ضرورت ہی نہیں۔ دوسری طرف ہمارے سامنے رسول پاک کے بعد خلافت کی مثال موجود تھی۔ لیکن منکرین خلافت کے پیدا کردہ حالات میں ہمارے لئے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا کہ ہم کس کے ساتھ ہوں۔ اور اس وقت جماعت کی بے کسی و بے حالی کو دیکھ کر دل بیٹھے جاتے تھے۔ ان حالات نے مجھے بہت بے قرار کر دیا۔ اور میں رو رو کر دعائیں کرنے لگا کہ اے مولا کریم تو ہی راہنمائی فرما۔ اس دعا کے علاوہ مجھے کچھ نہ سوجھتا تھا۔ دوسرے ہی دن جبکہ میں اس بیقراری کی حالت میں سو رہا تھا۔ نصف شب کے قریب مجھے گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ میں نے خیال کیا کہ کوئی شخص بیلوں کو ہل جوتنے کے لئے باہر لے جا رہا ہوگا۔ ابھی یہ آواز دھیمی ہو کر ختم ہی ہوئی تھی کہ مجھے اللہ اکبر کی بلند آواز سنائی دی۔ اور یوں محسوس ہوا کہ جیسے کوئی اذان دے رہا ہے۔ مجھے تعجب ہوا کہ اتنے سویرے کس نے اذان دینی شروع کر دی۔ میں حقیقت معلوم کرنے کے لئے چارپائی سے اٹھ کر جب کمرہ سے باہر آیا تو آواز غائب تھی۔ اور ابھی سحری کا وقت نہ ہوا تھا۔ میں کمرہ میں واپس جا کر چارپائی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک وجیہہ صورت شخص میرے پاس بیٹھا ہے۔ اس نے اپنے ایک گھٹنے پر سلیٹ رکھی ہوئی ہے۔ اور سلیٹ پر کچھ لکھ رہا ہے۔ میں سکتہ کے عالم میں بیٹھا رہا جب وہ لکھ چکا۔ تو اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر سلیٹ میرے سامنے کر دی۔ گویا مجھے وہ اپنی تحریر پڑھانا چاہتا ہے۔ میں نے پڑھا تو اس پر مندرجہ ذیل الفاظ اسی ترتیب اور اسی انداز میں لکھے ہوئے تھے۔

محمود احمد
محمود احمد } خلیفہ
محمود احمد

میرے پڑھ لینے کے بعد وہ شخص بمعہ سلیٹ غائب ہو گیا۔ اس طرح خداتعالیٰ نے اپنے کمال فضل و احسان سے میری بیقراری کو دور کیا اور صداقت مجھ پر کھول دی۔ چنانچہ اسی دن میں نے اور میرے ساتھیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

## درخواستہائے دعا

(۱) برادرم محمد فضل الحق خاں صاحب نے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے دوسرے سال کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

منور احمد جاوید گنج مغلپورہ لاہور

(۲) محمد یوسف ظفر چار پانچ روز سے مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ میں بخار سے بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

رشید احمد صابر
ربوہ

# سالانہ اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام نوٹ کرلیں

ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو منعقد ہو رہا ہے اس مرتبہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ خدام کا داخلہ صبح آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک ہوگا مؤرخہ ۱۹ کی صبح کو مقامی و بیرونی مجالس صبح آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک اپنے خیمے نصب کریں گی۔ اس کے بعد کسی کو خیمے نصب کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ نماز جمعہ کے معاً بعد اجتماع کا افتتاح ہوگا اور اس کے بعد پروگرام شروع ہو جائیگا

پس باہر سے آنے والے خدام ۱۸ ر اکتوبر کی شام تک ربوہ پہنچنے کی کوشش کریں یا زیادہ سے زیادہ ۱۹ ر اکتوبر کی صبح کو آٹھ نو بجے تک ربوہ پہنچ جائیں۔ تا وقت پر خیمے نصب کر سکیں۔ اور نماز کے بعد پروگرام وقت پر شروع کیا جا سکے۔

امید ہے بیرونی مجالس اس بارہ میں خاص اہتمام کریں گی اور وقت مقررہ پر پہنچ جائیں گی۔ مقام اجتماع میں داخلہ کے وقت خادم کا سامان۔ خیمے کا سامان اور دوسرے امور کی پڑتال کی جائے گی۔ جس کے لئے خدام کو تیار ہو کر آنا چاہیئے۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

---

## موصی اصحاب توجہ فرمائیں

دفتر بہشتی مقبرہ کو دوران سال میں بعض ضروری معلومات موصی اصحاب سے حاصل کرنی ہوتی ہیں۔ اور بعض امور اور حسابات کا ان کو بھی علم دینا ہوتا ہے۔ ایسی اغراض کے لئے ان کو دفتر سے خطوط اور چٹھیاں لکھی جاتی ہیں اور جواب نہ آنے کی صورت میں قواعد کے ماتحت پھر ان کو رجسٹری چٹھیاں بھی جاتی ہیں جن پر پاکستان کے اندر فی رجسٹری ساڑھے سات آنے خرچ آتا ہے۔ مگر ان میں سے بعض رجسٹریاں مختلف ریمارکس کے ساتھ واپس آجاتی ہیں۔ کسی پر یہ نوٹ ہوتا ہے کہ اس نام کا یہاں کوئی شخص نہیں ہے۔ کسی پر نوٹ ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ یہاں سے تبدیل ہوگیا ہے۔ بعض ایسی رجسٹریاں بھی واپس آتی ہیں جن پر یہ نوٹ ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ فوت ہوگیا ہے۔ مگر چونکہ دفتر کو اس بات کا کوئی علم نہیں ہوتا کہ جس پتہ پر خط یا رجسٹری بھیجی جا رہی ہے وہاں سے موصی تبدیل ہو چکا ہے یا وفات پا چکا ہے۔ اس لئے دفتر ان کی اپنی آخری اطلاع کے مطابق ان کو دیئے ہوئے پتہ پر خطوط اور رجسٹریاں وغیرہ بھجوانے پر مجبور ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا موصی اصحاب کی خدمت میں بصد تاکید گذارش ہے (خصوصاً ملازم پیشہ اور تاجر پیشہ موصی اصحاب کی خدمت میں) کہ جب بھی وہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہوں تو مہربانی فرما کر دفتر بہشتی مقبرہ کو اس کی اطلاع فوراً دے دیا کریں اور آئندہ کے لئے اپنے تازہ اور مکمل ایڈریس سے بھی مطلع فرما دیا کریں۔ تاکہ ان کے نام ڈاک سابقہ پتہ پر نہ بھیجی جایا کرے اور اس طرح ڈاک پر بے فائدہ اور بے نتیجہ اخراجات نہ ہوں۔

اسی طرح مقامی عہدیداران کو بھی اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر کوئی موصی دوست وفات پا جائیں اور ان کے ورثاء ان کی نعش کو دفن کرنے کے لئے ربوہ نہ لا سکیں اور اسی مقام پر دفن کر دیں تو دفتر کو ان کی وفات کا علم نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے متوفی کے ورثاء یا مقامی عہدیدار اطلاع دیدیں۔ لہذا جب تک ایسی اطلاع موصول نہ ہو دفتر موصی کے نام پر عند الضرورت خط و کتابت کرنے پر مجبور ہے۔ اس لئے مقامی عہدیداران سے درخواست ہے کہ ایسی صورت حال سے بھی وہ دفتر کو مطلع فرما دیا کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

---

# پروگرام اجتماع لجنہ اماء اللہ

## ۱۹-۲۰-۲۱ ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

### پہلا اجلاس بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ۱۹ ر اکتوبر

۳-۱۵ سے ۳-۳۰ تک دعا۔ تلاوت و نظم

۳-۳۰ سے ۴ بجے تک۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کا خطاب نمائندگان سے

۴ بجے سے ۴-۱۵ تک۔ شوریٰ کی سب کمیٹی کا قیام

۴-۱۵ سے ۴-۵ ۵ تک۔ تقریری انعامی مقابلہ جس کے لئے عنوانات کا اعلان کیا جاچکا ہے

بعد نماز مغرب ہر جماعت کے ساتھ ہوگی شوریٰ کی سب کمیٹی کا اجلاس ہوگا

### دوسرا دن ۲۰ ر اکتوبر بروز ہفتہ

#### پہلا اجلاس

۷ بجے سے ۷-۱۵ تک۔ تلاوت قرآن کریم و نظم۔

۷-۱۵ سے ۸-۴۵ تک۔ لجنہ مرکزیہ شعبہ جات کی رپورٹیں

#### وقفہ

۹ بجے سے ۱۱-۳۰ تک۔ ترجمہ قرآن، حفظ قرآن۔ حدیث۔ فقہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے۔

#### دوسرا اجلاس

۲ بجے سے ۴ بجے تک۔ مجلس شوریٰ۔ داخلہ ٹکٹ سے ہوگا۔

بعد نماز عصر کھیلوں کا پروگرام ہوگا۔

نوٹ: جو ممبرات کھیلوں میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام فرخندہ بیگم صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھوا دیں بعد نماز مغرب بھی ایک اجلاس ہوگا جس کا پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔

### تیسرا دن ۲۱ ر اکتوبر بروز اتوار

۷ بجے سے ۹ بجے تک۔ قرآن مجید کی تلاوت۔ نظم اور فی البدیہہ تقریری مقابلے۔

۹½ سے ۱۰½ بجے تک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر۔

#### دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر

۲ بجے سے ۴ بجے تک۔ بیرونی لجنات کی رپورٹیں و جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی الوداعی تقریر

نوٹ: سوائے شوریٰ کے اجلاس کے باقی سب پروگراموں میں ہر عورت اور لڑکی آسکتی ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

---

# زعماء صاحبان انصار اللہ کیلئے ضروری تاکید

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع عنقریب ۲۶-۲۷ ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ وقت بہت قریب آگیا ہے۔

## اس لئے

(۱) اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست مرکز میں نہ بھجوائی ہو تو فوراً بھجوا دیں۔

(۲) فارم بجٹ چندہ انصار جو قائد صاحب مال نے بھجوائے ہوئے ہیں بعد تکمیل اگر نہ بھجوائے ہوں تو جلد مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں تا شوریٰ انصار کے لئے بجٹ کی تیاری میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(۳) انتظامات اجتماع انصار اور تعمیر دفتر کا کام جو سرعت سے جاری ہے۔ ان (۴)

(۴) ہر دو کاموں کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جن احباب سے ابھی تک یہ چندے وصول نہ ہوئے ہوں ان سے وصول کرکے فراہم شدہ چندہ جلد از جلد ۲۰ ر اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ اسی طرح انصار کا ماہوار چندہ بھی

قائد انصار مرکزیہ ربوہ

# نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

# ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے دستخط کنندہ ذیل مطبوعہ شڈول کے مطابق مقررہ فارموں پر شڈول ریٹ سے سربمہر ٹینڈرز ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ۲ بجے بعد دوپہر تک وصول کرے گا۔ مقررہ فارم ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲۴ اکتوبر کو ایک بجے بعد دوپہر تک اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹینڈرز اسی روز اڑھائی بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

| کام کی نوعیت | تخمینہ لاگت | زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی۔ |
| --- | --- | --- |
| (۱) لاہور میں سینٹ انڈریوز سکول کے برآمدے کی چھت کی مرمت | ۱۶۰۰۰/- روپے | ۳۵۰/- روپے |
| (۲) ہیڈ کوارٹر آفس لاہور میں بلاک نمبر ۱۱۷ (۲۲ یونٹس) کی کرسی کو اونچا کرنے کا کام | ۲۳۰۰۰/- روپے | ۴۵۰/- روپے |
| (۳) ہیڈ کوارٹر آفس لاہور میں بانگلے ونگ کی پہلی منزل پر کمرہ نمبر ۳۲ تا ۳۵ اور ۳۶ تا ۴۱ کی چھتوں کی خصوصی مرمت | ۵۴۰۰۰/- روپے | ۱۰۸۰/- روپے |
| (۴) لاہور یارڈ میں ورکشاپ لائن کو علیحدہ کرنے کیلئے آر سی سی کٹہرے کی تعمیر | ۲۰،۰۰۰/- روپے | ۴۰۰/- روپے |
| (۵) قصور پاکپتن سیکشن میں کنگن پور کے مقام پر کلاس فور سٹاف کوارٹروں کے ۸ یونٹوں کلاس تھری کے تین یونٹوں اور پولیس کوارٹرں کے تین یونٹوں کو گرا کر ان کی ازسرنو تعمیر | ۲۵۰۰۰/- روپے | ۵۰۰/- روپے |
| (۶) قصور پاکپتن سیکشن میں کھڈیاں خاص اور ڈھوں کے درمیان میل نمبر ۱۳-۱۲/۱۹۵ پر کلاس فور سٹاف کوارٹروں کے ۸ یونٹ اور کھڈیاں خاص میں کلاس تھری کوارٹروں کے دو یونٹوں کو گرا کر ان کی ازسرنو تعمیر | ۲۰،۰۰۰/- روپے | ۴۰۰/- روپے |

صرف وہ ٹھیکیدار ٹینڈر داخل کریں جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ لازمی طور پر ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء سے پہلے پہلے اپنے نام رجسٹر کرائیں۔

تفصیلی شرائط و دیگر کوائف اور نرخوں کے شڈول دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں تعطیل کے علاوہ کسی روز بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت والا یا کوئی ٹینڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

# وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

**نمبر ۱۴۴۵۹** میں حمیدہ بیگم بنت حکیم نظام الدین صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نورنگر فارم ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰؍۸؍۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرے پاس اس وقت ایک عدد طلائی زیور کانٹے و انگوٹھی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۱۵۰/- روپیہ ہے اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ ۸۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کل رقم مبلغ ۹۵۰/- کے دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ وفات تک اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے دسواں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- حمیدہ بیگم اہلیہ محمد اسحق اکاؤنٹنٹ نورنگر فارم محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:- محمد اسحق واقف زندگی خاوند موصیہ

گواہ شد:- منشی سلطان احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نورنگر فارم۔

**نمبر ۱۴۴۵۸** میں اختر فردوس بنت چوہدری مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد پور شرقیہ ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷؍۸؍۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں۔ میری آمد وظیفہ جو میرے بڑے بھائی چوہدری رحمت اللہ و چوہدری عطاء اللہ صاحب سے مبلغ پانچ روپے ماہوار ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- اختر فردوس بقلم خود

گواہ شد:- عطاء اللہ ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

**نمبر ۱۴۴۵۶** میں امۃ الحق زوجہ شیخ عبادالرحمن عابد قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۲ بیڈن روڈ لاہور ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور (م) صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اگست ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے (۱) زیور طلائی بندے مالیتی ۲۵/- روپے (۲) چوڑیاں طلائی مالیتی ۲۷۵/- روپے (۳) ایک عدد مشین سلائی سنگر قیمتی ۱۵۰/- روپے سیکنڈ ہینڈ مستعمل کل میزان ۴۵۰/- حق مہر کل ۷۵۰/- روپے جس میں سے مبلغ ۵۰۰/- روپے اپنے خاوند سے وصول کر کے زیورات اور مشین خریدی ہے۔ اس وقت ماہانہ آمدنی بصورت جیب خرچ ۵/- روپے ہے اس کے علاوہ میری منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں آج مورخہ ۲۶ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس برضا و رغبت خویش اپنی جائداد مندرجہ بالا قیمتی ۷۰۰/- روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور اپنی ماہانہ آمدنی مبلغ ۵/- روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں جو کہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ نیز عہد کرتی ہوں کہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ اور ادا کردہ حصہ مجرا منظور ہوگا۔

الامۃ امۃ الحق موصیہ

گواہ شد۔ سید بہاول شاہ صدر حلقہ سول لائنز لاہور

گواہ شد۔ عبادالرحمن بقلم خود خاوند موصیہ

# مہاجرین کو شہروں میں زرعی زمینیں الاٹ کی جائیں گی

## درخواستیں ۳۱ دسمبر تک وصول کی جائیں گی (سرکاری اعلان)

لاہور ۱۸ اکتوبر - حکومت مغربی پاکستان نے ان مہاجرین کو زرعی شہری زمین الاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جن کے دعاوی تصدیق کے لئے کلیم کمشنر کے دفتر میں موجود ہیں - یہ الاٹمنٹیں عارضی ہونگی اور تصدیق شدہ دعاوی کے فیصلے کے وقت واپس لی جائیں گی - اس مقصد کے لئے درخواستیں ۳۱ دسمبر تک وصول کی جائیں گی -

ایک سرکاری پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اس سکیم کا مقصد ان مہاجروں کی تکالیف اور مشکلات کا عارضی طور پر ازالہ کرنا ہے جنہوں نے شہری زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے دعاوی داخل کئے ہیں اور جو اس عارضی الاٹمنٹ کے خواہشمند ہیں - یہ الاٹمنٹیں صرف اسی وقت تک قائم رہیں گی - جب تک ان کے دعاوی کی قطعی تصدیق نہیں ہو جاتی - الاٹمنٹ کی شرح کا تعین مغربی پاکستان کے کمشنر آبادکاری کریں گے -

پریس نوٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ دعاوی پیش کرنے والے جو اصحاب اس موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواستیں ۳۱ دسمبر تک افسر بکار خاص (سینٹرل ریکارڈ روم) بورڈ آف ریونیو مغربی پاکستان لاہور کو ارسال کر دیں - درخواستیں کسی اور افسر کے نام نہیں بھیجنی چاہئیں - یہ درخواستیں حسب ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کی جائیں -

۱ - درخواست دہندہ کا نام مع ولدیت قومیت اور موجودہ پتہ - اگر جائداد کا دعوے کسی متوفی حق دار کی طرف سے کیا گیا ہو تو اس کا نام اور دیگر تفاصیل بھی درج کی جائیں -

۲ - فارم کا نمبر - تاریخ - فارم رجسٹریشن اور چھپا ہوا نمبر -

۳ - جس اراضی کا کلیم پیش کیا گیا ہو اس کا رقبہ اور جس جگہ یہ اراضی واقع تھی اس علاقے ضلع اور تحصیل کا نام -

۴ - تین تحصیلوں اور ضلعوں کے نام جہاں دعوے دار بہ اعتبار ترجیح شہری زرعی اراضی الاٹ کرانا چاہتا ہے - اگر درخواست دہندہ ان ہدایات میں سے کسی کو نظر انداز کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ اس کی درخواست پر غور نہ کیا جائے -

### درخواست دعا

میری اہلیہ ایک ماہ سے شدید بیمار چلی آ رہی ہیں اور میر پور خاص میں زیر علاج ہیں - اسی طرح میرے اکثر بچے بھی بیمار رہیں - بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور مجھے فکر مندی اور تشویش سے بچائے - آمین

محمد عبد اللہ واقف زندگی
بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ)

## پاکستان نے آسٹریلوی ٹیم کو نو وکٹوں سے ہرا دیا

کراچی ۱۸ اکتوبر - کل پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان پہلے ٹیسٹ کے پانچویں اور آخری دن . . . . . . . . آسٹریلین ٹیم نو وکٹوں سے ہار گئی - آسٹریلین ٹیم کے کپتان ای - ان جانسن نے اخباری نمائندوں کو بتایا " یہ کہنا غلط ہے کہ میٹنگ کی وجہ سے ہم نے یہ میچ ہارا - حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی ٹیم نے کرکٹ کے ہر شعبہ میں ہم سے بہتر کھیل کا مظاہرہ کیا

## مقبوضہ کشمیر میں داخلہ پر پابندی

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر - مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی نے ایک سرکاری بل منظور کیا ہے جس کا مقصد ریاست میں بھارتی باشندوں کے داخلہ پر عارضی پابندی عاید کرنا ہے -

## مغربی پاکستان میں دریاؤں کی سطح گر گئی

لاہور ۱۸ اکتوبر - کل مغربی پاکستان کے تمام دریاؤں کی سطح میں کمی واقع ہو گئی - البتہ پنجند میں دریائے چناب چڑھ گیا - یہاں آج دوپہر پانی کا اخراج ایک لاکھ ستر ہزار کیوسک تھا -

## مغربی پاکستان میں عید میلاد النبی کی بابرکت تقریب

لاہور ۱۸ اکتوبر - کل تمام مغربی پاکستان میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منایا گیا - عمارتوں - مکانوں اور دوکانوں کو آراستہ کیا گیا - اور رات کو چراغاں کیا گیا - جلسوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی - اور مغربی پاکستان میں عام تعطیل رہی مشرقی پاکستان میں عید میلاد آج منائی جائے گی -

### فوری ضرورت

چھ بیلداروں کی فوری ضرورت ہے - تنخواہ چالیس روپے ماہوار - خواہشمند فوراً پہنچنے کی کوشش کریں -

مینیجر نصرت آباد اسٹیٹ

# برطانیہ فرانس اور مصر کے وزرائے خارجہ جنیوا میں باہمی گفت و شنید کرینگے

قاہرہ ۱۸ اکتوبر صدر ناصر کے سیاسی مشیر ونگ کمانڈر علی صابری نے توقع ظاہر کی ہے کہ تنازعہ سویز پر برطانیہ فرانس اور مصر کی بات چیت آئندہ جنیوا میں شروع ہو جائے گی۔

آپ نے کہا کہ بات چیت میں تینوں ملکوں کے وزرائے خارجہ حصہ لیں گے

ونگ کمانڈر صابری نے کہا کہ مصر بین الاقوامی تعاون کے لئے تیار ہے - لیکن وہ بین الاقوامی تسلط قبول نہیں کر سکتا " آپ نے کہا کہ ہم نے حفاظتی کونسل میں نہر سویز پر بین الاقوامی کنٹرول کے خلاف اپنے موقف پر اصرار کیا

ایک سوال کے جواب میں ونگ کمانڈر صابری نے بتایا کہ ابھی اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمر شولڈ کے قاہرہ آنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے - وہ نیویارک میں مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر فوزی سے بات چیت کر رہے ہیں امید ہے کہ وہ اس سے مطمئن ہو جائیں گے -

## مسٹر سہروردی ہانگ کانگ پہنچ گئے

ہانگ کانگ ۱۸ اکتوبر وزیراعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی کمیونسٹ چین جاتے ہوئے ہانگ کانگ پہنچ گئے -

رنگون کے ایک استقبالیہ میں سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا کہ پاکستان کی حکومت اور عوام برما سے گہرے دوستانہ تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں - آپ نے مشرقی پاکستان کو چاول مہیا کرنے پر برما کا پرخلوص شکریہ ادا کیا اور برما میں مقیم پاکستانی باشندوں کو تلقین کی کہ وہ برمی حکومت کی مشکلات رفع کرنے میں مقامی حکام سے پورا تعاون کریں

## مرکزی حکومت کیطرف سے بعض اخبارات پر پابندیاں

کراچی ۱۸ اکتوبر - حکومت پاکستان نے بعض اخبارات کو حکم دیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے سربراہوں کے بارے میں کوئی خبر شائع کرنے یا ان پر تبصرہ کرنے سے پیشتر یہ خبریں اور تبصرے جانچ پڑتال کے لئے حکومت کے روبرو پیش کریں

ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ بعض اخبارات نے حال ہی میں پاکستان کے ایک دوست ملک کے سربراہ کے بارے میں غیر ذمہ دارانہ اطلاعات شائع کی ہیں - ان سے حکومت کے لئے بڑی مشکل پیدا ہو گئی ہے - چنانچہ مزید خرابی کی روک تھام کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے -

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر - مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ بخشی غلام محمد نے کل شام عام ہڑتال سرینگر اسمبلی میں اعلان کیا کہ ان کی حکومت ریاست میں شراب نوشی پر پابندی لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی

## وزیراعظم افغانستان ماسکو پہنچ گئے

ماسکو ۱۸ اکتوبر - روسی خبر رساں ایجنسی " تاس " کی اطلاع کے مطابق وزیر اعظم افغانستان سردار محمد داؤد کی قیادت میں ایک افغان وفد سٹالن آباد سے ماسکو روانہ ہو گیا ہے -

## برطانیہ میں ایٹمی بجلی گھر

لندن ۱۸ اکتوبر - ملکہ الزبتھ نے ایٹمی طاقت سے چلنے والے برطانیہ کے پہلے بجلی گھر کا افتتاح کیا - یہاں کوئلے کی قلت کے مقابلہ کے لئے ایٹمی بجلی کے تین سٹیشن قائم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے . . . . . . . . . یہ سٹیشن اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے -

## روسی اسلحہ کابل پہنچنے لگا

کوئٹہ ۱۸ اکتوبر - روسی اسلحہ کابل پہنچنا شروع ہو گیا ہے - لیکن ابھی یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ اب تک افغانستان کو کتنا اسلحہ موصول ہوا ہے - یاد رہے کہ افغانستان اور روس کی حکومتوں نے حال ہی میں اسلحہ کی فراہمی کے ایک معاہدے پر دستخط کئے تھے -

## ریڈیو پاکستان کوئٹہ

کوئٹہ ۱۸ اکتوبر - ریڈیو پاکستان کے کوئٹہ سٹیشن نے کل تیسرے پہر اپنی تجرباتی مجلس شروع کر دی یہ پاکستان کا نواں ریڈیو سٹیشن اور پندرھواں ٹرانسمیٹر ہے - قیام پاکستان کے وقت ملک میں صرف تین ریڈیو سٹیشن تھے - فی الحال کوئٹہ میں صرف ایک کیلوواٹ کا میڈیم ویو ٹرانسمیٹر لگایا گیا ہے - مستقل ریڈیو سٹیشن قائم ہونے پر یہاں دس کیلوواٹ کا ٹرانسمیٹر لگا دیا جائیگا -

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)